ایک کروڑ گرانٹ سالانہ۔ شکریہ محمد حسین سید



نقار خانے میں

☆☆☆☆

جمیل الدین عالی

ہر سال کی طرح امسال بھی وقت مقررہ پر کراچی کے شہریوں کی جانب سے بلدیہ عظمیٰ کراچی کے ایڈمنسٹریٹر عزیزی محمد حسین سید بابائے اردو کی 51 ویں برسی کے موقع پر مولوی عبدالحق کے مزار پر پھولوں کی چادر چڑھانے کے لئے تشریف لائے۔ انجمن کے صدر آفتاب احمد خان، پروفیسر سحر انصاری، اظفر رضوی اور عاملین انجمن نے ان کا خیر مقدم کیا۔ عزیز محمد حسین سید نے بابائے اردو کے مزار پر گل پاشی اور فاتحہ خوانی کی رسم ادا کی۔ اس موقع پر شیخ الجامعہ وفاقی جامعہ اردو اور جامعہ کراچی پروفیسر ڈاکٹر محمد قیصر، رجسٹرار جامعہ اردو ڈاکٹر قمر الحق بلدیہ عظمیٰ کے دیگر افسران اعلیٰ، جامعہ اردو اور جامعہ کراچی کے اساتذہ کرام، طلباء وطالبات، اہل علم ودانش، ادیب، صحافی اور انجمن کے عاملین بھی فاتحہ خوانی کے لئے موجود تھے۔ بابائے اردو کے مزار پر گل پاشی کا یہ سلسلہ تادیر چلتا رہا۔ حلقہ تحریک نفاذ اردو اور شہر کی دیگر سماجی اور ادبی تنظیموں کی جانب سے بابائے اردو کے مزار پر پھولوں کی چادر چڑھائی گئی اور فاتحہ خوانی ہوئی۔ اس کار خیر میں اردو کالج کی انجمن دیگر تعلیمی اداروں کے اساتذہ نے بھی اجتماعی اور انفرادی طور پر بابائے اردو کے مزار پر عقیدت کے پھول چڑھائے اور فاتحہ خوانی کی۔ عزیزی محمد حسین سید نے انجمن ترقی اردو سے رسم عاشقی کی جو طرح ڈالی ہے، قابل رشک ہے۔ میں ان کی انجمن سے اس بے لوث محبت کا دل سے معترف ہو۔ وہ جب سے بلدیہ عظمیٰ کراچی کے ایڈمنسٹریٹر، اس کے محافظ، اس کے معمار اور اس کے امین بن کر آئے تو انہوں نے ایک عاشق کی والہانہ شیفتگی کے ساتھ اس کراچی کے ہمہ جہت مفاد میں اپنی بہترین صلاحیتیں صرف کردیں۔ یہاں ان کی حاضری اور حضوری کی روئیداد بیان کرنے کا موقع نہیں مگر اتنا ضرور عرض کروں گا کہ قوم کے ہمہ جہتی فروغ کے مقصد سے جیسا والہانہ لگاؤ محمد حسین سید رکھتے ہیں، اس نے ان کی زندگی کو اعلیٰ نصب العین کا اعلامیہ بنا دیا ہے۔ ان کی دردمندی، ان کا صبر وتحمل اور جہد مسلسل پر اصرار جیسے اعلیٰ مقاصد سے عبارت ہے۔ وہ محض اداروں کے موسس، منتظم اور صرف سماجی مفکر ہی نہیں، اقدار عالیہ کے عاشق بھی ہیں۔ تاہم آپ نے انجمن ترقی اردو سے رسم عاشقی کی جو طرح ڈالی ہے۔ یقیناً آج کے دور میں قابل رشک ہے۔ انہوں نے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے اچانک یہ اعلان کیا کہ آج سے انجمن کی سالانہ گرانٹ ایک کروڑ روپے کردی گئی ہے اور اس کی نصف اسی سال دسمبر سے قبل مل جائے گی جبکہ اگلے سال ماہ جون میں باقی رقم بھی انجمن کو ادا کردی جائے گی۔ ساتھ ہی انہوں نے انجمن کے نائب معتمد اعزازی اظفر رضوی کو مخاطب کرتے ہوئے چند تجاویز بھی دیں اور فرمایا اول یہ کہ بلدیہ عظمیٰ کے پاس شہر میں بہترین جگہیں موجود ہیں جہاں انجمن ایک عالمی معیار کی جدید ترین ایئر کنڈیشنڈ لائبریری قائم کرے، جہاں جا کر لوگوں کو ایک خوشگوار احساس ہو، ہم اس سلسلے میں ہر ممکن مدد کریں گے۔ دوسرے انجمن کے ماہنامہ قومی زبان کے لئے انہوں نے تجویز دی کہ اس کا معیار بہتر کریں، اسے عمدہ کاغذ پر چھاپیں۔ بے شک اس میں عمدہ مضامین ہوتے ہیں لیکن رسالے کی شکل اور معیار دلکش ہو کے بے ساختہ اسے پڑھنے کو دل چاہے۔ اس سلسلے میں بھی ہم اس کے اخراجات واشتہارات کے سلسلے میں تعاون کریں گے۔ بابائے اردو کے مزار کے بارے میں بھی انہوں نے کہا کہ ہم نے تو اپنا کام مکمل کرلیا ہے، اب آپ کی فائل کلچرل ڈیپارٹمنٹ سندھ اور چیف سیکریٹری کے پاس ہے۔ اس سلسلے میں اظفر رضوی آپ کچھ بھاگ دوڑ کرلیں بلکہ ہمارے میڈیا مینجمنٹ کے ڈائریکٹر علی حسن ساجد بھی آپ کا ساتھ دے سکتے ہیں۔ جس طرح حالات تیزی سے پیدا ہو رہے ہیں اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ابھی اور خوشخبریاں آنے والی ہیں جو ایسے مواقع اور منطق میں لازمی ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی ہماری صوبائی اور مرکزی حکومتیں اس موقع پر اپنی ذمہ داریوں اور وسائل کے بہترین استعمال پر سوچ رہی ہوں گی اور جس حد تک ممکن ہوا انجمن ترقی اردو کی برسوں سے لگی بندھی چند لاکھ کی گرانٹ میں اب فی الفور اضافہ کردیا جائے اور وہ بھی کروڑوں میں مجھے اب منظر صاف نظر آنے لگا ہے، شاید اس لئے کہ جس ذمہ داری اور رویے کی ضرورت ہے وہ بلدیہ عظمیٰ کراچی کے اس قابل قدر اقدام سے پیدا ہو گیا ہے۔ یہ میرے بتانے کی بات نہیں۔ ہر شخص دیکھ سکتا ہے اور دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ بات جاری رہی تو مستقبل بعید ہی نہیں مستقبل قریب بھی انجمن کے لئے انتہائی دلکش ثابت ہوسکتا ہے۔ محمد حسین سید نے جو صائب تجاویز دی ہیں وہ عملی طور پر ممکن بھی ہیں اور انجمن ان پر فوری عمل درآمد بھی کرنا چاہے گی۔ نیز محمد حسین سید نے تعاون کے جو امکانات اور وعدے کئے ہیں یقیناً وہ بھی پورے ہوں گے۔ سید اظفر رضوی کی انجمن میں موجودگی میرے لئے قلبی اور ذہنی سکون کا باعث ہے۔ نہایت متحرک اور فعال آدمی ہیں۔ انجمن کی سرگرمیوں میں تیزی آگئی ہے۔ انجمن کو جلا ملی ہے اور نئے عزم وولولے سے ایک نئے دور کا آغاز ہوا ہے بلکہ انجمن کے کئی زیر تکمیل منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچ رہے ہیں۔ میں پھر کہوں گا کہ مجھے اظفر رضوی سے اردو زبان و ادب کی ترقی وترویج کے لئے بڑی خوش آئند امیدیں ہیں۔ ہم نے تو مقدور بھر اپنا کام کردیا اب کام ہماری نسل کر کے دکھائے گی آئندہ اللہ کامیابی اور استقامت دینے والا ہے۔ جلسے کی باقی روئیداد بھی ملاحظہ فرمائیں: اس موقع پر انجمن کے صدر محترم آفتاب احمد خان نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولوی عبدالحق اردو زبان، نثر، تحقیق، خاکہ نگاری اور مکتوب نگاری کی بڑی شخصیت تھے۔ ان کی علمی، ادبی، تحقیقی اور لسانی کوششوں کا ایک عظیم اثاثہ ہمیں میسر ہے۔ پروفیسر سحر انصاری (نائب معتمد ادبی امور) نے کہا کہ بابائے اردو کو کسی زبان سے تعصب نہیں تھا۔ اردو کالج ایک مشن کے طور پر قائم ہوا تھا اور ان کی انتھک محنت اور جذبے کا اثر ہے کہ آج جامعہ اردو کی شکل میں ہمارے سامنے ہے جہاں تمام علوم کی تعلیم دی جاتی ہے۔ معروف ادیب و شاعری رشار صدیقی نے کہا کہ کسی اور زبان میں اپنی زبان سے محبت کرنے والا پیدا نہیں ہوا۔ یہ ایک تحقیقی فیصلہ ہے اور یہ مولوی عبدالحق ہیں جو تمام عمر اردو کی زلف کے اسیر رہے۔ مولوی صاحب کے لئے اتنا کہا اور لکھا جاسکتا ہے کہ وقت کی کمی محسوس ہونے لگے گی۔ جامعہ اردو آرٹس کی ڈین پروفیسر ڈاکٹر سیمی نغمانہ نے کہا کہ جامعہ اردو مولوی عبدالحق کی خدمات اور ان کے فیض کا احاطہ بت وسیع ہے جو صدقہ جاریہ کی طرح اپنا کام کر رہا ہے۔ انجمن کے نائب معتمد و خازن اعزازی اظفر رضوی نے کہا کہ بابائے اردو، ان کی یادیں، ان کے کام کو تادیر لوگوں میں زندہ و تابندہ رکھنے کی سبیل پیدا کرتے رہنا ہم پر فرض بنتا ہے۔ اس طرح ہم دوسروں پر نہیں اپنے اوپر احسان کرتے ہیں کیونکہ اس سے ہمارا رشتہ ان بچھڑنے والوں سے برقرار رہتا ہے اور آج اپنے بابائے اردو جیسے بزرگوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ کہ انہی کی طرح اپنی قومی زبان اردو کی خدمت کی جائے۔ ناچیز اپنی علالت کے باعث اس اہم جلسے میں شرکت نہ کرسکا۔ جامعہ کراچی اور جامعہ اردو کے وائس چانسلر ڈاکٹر محمد قیصر، رجسٹرار جامعہ اردو ڈاکٹر قمر الحق، اکادمی ادبیات سندھ کے زیڈیٹنٹ ڈائریکٹر آغا نور محمد پٹھان، ڈاکٹر مبین اختر، بلدیہ عظمیٰ کے اعلیٰ افسران ریحان خان، علی حسن ساجد، خورشید شاہ، جامعہ اردو کے اساتذہ، طلبا و طالبات، اہل علم میں صدر انجمن آفتاب احمد خان نے محمد حسین سید، بلدیہ عظمیٰ کراچی کے افسران اعلیٰ اور دیگر اہم شخصیات کو انجمن کی کتابوں کا تحفہ بھی پیش کیا۔

☆.....☆.....☆

بشکریہ روزنامہ جنگ کراچی (مورخہ 2 ستمبر 2012ء)